بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — فون نمبر ۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم چہار شنبہ

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲	۱۳ امان ۱۳۴۷ ہش ۱۳ ذی الحجہ ۱۳۸۷ھ ۱۳ مارچ ۱۹۶۸ء	نمبر ۵۴

اخبار احمدیہ

۔۔۵ ربوہ ۱۲ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ لیکن ابھی ضعف کی شکایت مل رہی ہے۔ احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

۔۔۵ میرے شوہر ڈاکٹر حاجی سید محمود اللہ صاحب ڈسٹرکٹ ہیلتھ سرجن سرگودھا عرصہ سے بوجہ عارضہ قلب بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔
اہلیہ ڈاکٹر سید محمود اللہ صاحب ترکی

۔۔۵ خاکسار کی بڑی ہمشیرہ محترمہ اختر اسلام صاحبہ اہلیہ سیٹھ محمد سعید صاحب کا کلکتہ (انڈیا) کے ایک ہسپتال میں پتہ کا اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اپریشن کی کامیابی کے لئے نیز ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔
میر مبشر احمد طاہر آف پسرور ضلع سیالکوٹ

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم حقیقی قربانیوں کا کامل نمونہ دکھانے کے لئے تشریف لائے تھے

حضرت ابراہیمؑ نے جس قربانی کا بیج بویا تھا۔ آنحضرتؐ نے اس کے لہلہاتے کھیت دکھائے

"یہ مہینہ قربانی کا مہینہ کہلاتا ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی حقیقی قربانیوں کا کامل نمونہ دکھلانے کے لئے تشریف لائے تھے۔ جیسے آپ لوگ بکری، اونٹ، گائے، دنبہ ذبح کرتے ہو۔ ویسا ہی وہ زمانہ گذرا ہے جو آج سے تیرہ سو سال پیشتر خدا تعالیٰ کی راہ میں انسان ذبح ہوئے۔ حقیقی طور پر عید الضحیٰ وہی تھی اور اسی میں ضحیٰ کی روشنی تھی۔ یہ قربانیاں اس کا لُب نہیں پوست ہیں، روح نہیں جسم ہیں۔ اس سہولت اور آرام کے زمانہ میں ہنسی خوشی سے عید ہوتی ہے اور عید کی انتہا ہنسی خوشی اور قسم قسم کے تنعمات قرار دیئے گئے۔ مگر افسوس ہے کہ حقیقت کی طرف مطلق توجہ نہیں کی جاتی۔ درحقیقت اس دن میں تو اشارہ یہ تھا کہ حضرت ابراہیمؑ نے جس قربانی کا بیج بویا تھا اور مخفی طور پر بویا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے لہلہاتے کھیت دکھائے۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۶)

ربوہ میں عید الاضحیٰ کی مبارک تقریب

نماز عید سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے پڑھائی

ربوہ۔ مورخہ ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۸۷ھ مطابق ۱۰ مارچ ۱۹۶۸ء بروز اتوار یہاں عید الاضحیٰ کی مبارک تقریب اسلامی شعار کے مطابق اہتمام سے منائی گئی۔ نماز عید کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے صبح آٹھ بجے کا وقت مقرر فرمایا تھا۔ چنانچہ جوق در جوق اہل ربوہ ہی نہیں بلکہ قرب و جوار بلکہ بعض دور و دراز کے احباب بھی خاصی تعداد میں حضور کی اقتداء میں نماز عید ادا کرنے کی سعادت حاصل کرنے کے شوق میں ۸ بجے سے پہلے ہی مسجد مبارک میں آ جمع ہوئے لیکن رات اچانک طبیعت زیادہ ناساز ہو جانے کے باعث حضور خود نماز نہیں پڑھا سکے۔ علالت طبع کے باوجود حضور ایدہ اللہ بروقت مسجد میں تو تشریف لے آئے لیکن حضور نے محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کو نماز عید پڑھانے اور خطبہ دینے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں نماز عید محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے پڑھائی۔

نماز کے بعد محترم مولانا صاحب موصوف نے عید الاضحیٰ کا خطبہ پڑھتے ہوئے پہلے سورۃ الصّٰفّٰت کی آیات ۱۰۱ تا ۱۱۲ کی تلاوت کی۔ بعد ازاں ان آیات کی روشنی میں آپ نے خدائی حکم کی تعمیل میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے پورے خاندان کی عظیم الشان قربانی کا ذکر کر کے عید الاضحیٰ کی اہمیت کو واضح فرمایا اور بتایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے خاندان کی عظیم الشان قربانی کی یاد میں ہر سال یہ دن منائی جانیوالی اس عید میں ہمارے لئے ایک زبردست سبق مضمر ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کے دین کی راہ میں کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہیئے۔

خطبہ کے دوران آپ نے فرمایا آج عید الاضحیٰ ہے۔ اس عید کا دوسرا نام یوم النحر بھی ہے۔ مکہ میں حاجی فریضہ حج کی ادائیگی سے فارغ ہونے کے بعد آج کے دن قربانیاں کرتے ہیں۔ اسی طرح دوسرے ممالک اور علاقوں کے مسلمان بھی اپنے اپنے مقام پر قربانیاں کرتے ہیں۔ یہ قربانیاں اس عظیم قربانی کی یاد میں کی جاتی ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدائی حکم کی تعمیل میں اپنی بیوی اور بچے کو مکہ کی بے آب و گیاہ وادی میں چھوڑ کر کی اور حضرت ہاجرہ علیہا السلام اور ان کے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے اپنی اپنی جگہ خدائی حکم کے آگے بخوشی سر تسلیم خم کر کے جس کا نہایت شاندار نمونہ پیش کیا۔ یہ عظیم قربانی جس کے نتیجہ پر آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی صورت میں اپنی

(باقی دیکھیں صہ ۲)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الصدر غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۶۸ء

"خدا کو راضی کرنے کا عمدہ اور مبارک وقت"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۶ فروری ۱۹۶۸ء کے خطبہ جمعہ میں انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت و عظمت اور اس کی عظیم الشان برکات کو واضح فرما کر احباب جماعت کو چندہ جات صدر انجمن احمدیہ کے ادا کرنے میں بجٹ سالِ رواں کی مقررہ حد سے کہیں بڑھ کر رقوم پیش کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ نیز انہیں یہ تلقین بھی فرمائی ہے کہ وہ فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کی ادائیگی کو لازمی طور پر سالِ دوم کی مقررہ حد تک پہنچانے کی بھرپور کوشش کریں۔ حضور ایدہ اللہ کا یہ خطبہ ۸ مارچ ۱۹۶۸ء کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔

اپنے اس خطبہ میں حضور نے صدر انجمن احمدیہ کے چندوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"ہمارا مالی سال ختم ہونے کو ہے۔ قریباً اڑھائی ماہ رہ گئے ہیں۔ (اور اب تو ڈیڑھ ماہ کا عرصہ ہی باقی ہے۔ ناقل) اگرچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سال اس وقت تک صدر انجمن احمدیہ کی جو وصولی ہوئی تھی اس کے مقابلہ میں قریباً ڈیڑھ دو لاکھ روپیہ زائد رقم وصول ہو چکی ہے (اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں ہم اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت کو اس کی توفیق دی) لیکن جو بجٹ آپ نے شوریٰ میں پاس کیا تھا اس کے مقابلہ میں ابھی ڈیڑھ دو لاکھ کی کمی ہے۔ اس کمی کو ہم نے ان اڑھائی ماہ (اور اب صرف ڈیڑھ ماہ۔ ناقل) میں پورا کرنا ہے۔ جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ اس طرف فوری توجہ دیں اور کوشش کریں کہ جیسا کہ گزشتہ کئی سال سے ایسا ہوتا چلا آرہا ہے اس دفعہ بھی ہماری آمد بجٹ سے زیادہ ہو جائے کم نہ رہے۔ گزشتہ سال بھی بجٹ سے کہیں بڑھ گئی تھی وصولی اور اس سے پہلے سال بھی۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے جماعت کو مالی قربانیوں کی بڑی توفیق عطا کر رہا ہے اور دوسری قسم کی قربانیوں کی بھی۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنی حفاظت میں ہمیشہ رکھے گا۔ اور شیطان کا کوئی وسوسہ ہمارے خلاف کامیاب نہ ہوگا۔"

اسی طرح سالِ دوم میں فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کی مقررہ حد تک ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور نے فرمایا ہے:۔

"فضل عمر فاؤنڈیشن کا دوسرا سال جون کے آخر میں ختم ہو رہا ہے۔ یکم جولائی کو تیسرا سال شروع ہو جائے گا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر وعدوں میں اضافہ نہ ہو تو جون کے آخر تک اندرونِ پاکستان سے قریباً ساڑھے اٹھارہ لاکھ روپے کی رقم جمع ہو جانی چاہیئے اور غیر ممالک (بیرونِ پاکستان) سے قریباً چھ لاکھ روپے کی رقم جمع ہو جانی چاہیئے۔ لیکن ساڑھے اٹھارہ لاکھ روپے کے مقابلہ میں اس وقت تک یعنی ۱۵/۲/۶۸ تک صرف ۱۲,۱۳,۹۹۴ روپے کی وصولی ہوئی ہے اور بیرونِ پاکستان سے چھ لاکھ کی بجائے قریباً چار لاکھ کی وصولی ہوئی ہے۔ وہاں سے دو لاکھ روپیہ اور وصولی ہونا چاہیئے جون کے آخر تک۔ اور قریباً ساڑھے چھ لاکھ روپیہ اندرونِ پاکستان میں وصول ہونا چاہیئے... پس دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی اس محبت پر داغ نہ لگائیں جو محبت حقیقتاً ان کے دلوں میں اپنے محبوب مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے لئے ہے اور وقت کے اندر اندر دو تہائی نہیں بلکہ اس سے زیادہ رقوم فضل عمر فاؤنڈیشن کی مد میں جمع کروا دیں تا وہ کام جلد سے جلد شروع ہو سکیں جن کاموں کے لئے فضل عمر فاؤنڈیشن کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

جماعت احمدیہ کے افراد ہونے کی حیثیت میں ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اپنی شاندار روایات کے عین مطابق حضور ایدہ اللہ کی اس آواز پر بھی والہانہ لبیک کہیں اور بالخصوص سالِ رواں کے ان آخری ایام میں صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ کو پورا کرنے میں ہی نہیں بلکہ اس سے کہیں بڑھ کر رقم پیش کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں اور اسی طرح فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کی وصولی کو سالِ دوم کی مقررہ حد سے کہیں زیادہ آگے بڑھانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کریں۔ اور اس طرح اپنے عمل سے ثابت کر دکھائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس زمانہ میں خدمتِ اسلام کا موقعہ عطا فرما کر ہم پر جو احسانِ عظیم فرمایا ہے ہم اس پر اس کے حقیقی معنوں میں شکر گزار ہیں۔ ہماری طرف سے شکر گزاری کا یہ عملی اظہار خود اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے بموجب اس کے فضلوں کو مزید جذب کرنے کا موجب ثابت ہوگا اور اس طرح ہم اللہ تعالیٰ کی محبت کے نئے نئے جلوے مشاہدہ کرتے ہوئے اس کی رضا کی راہوں میں آگے ہی آگے قدم بڑھاتے چلے جائیں گے اور اس کے نتیجہ میں عنداللہ حصولِ فلاح کے مستحق قرار پاتے چلے جائیں گے۔

اگر ہم غور کریں اور سوچیں تو اللہ تعالیٰ کا ہم پر یہ بہت بڑا احسان اور فضل ہے کہ اس نے ہمیں اس زمانہ میں غلبۂ اسلام کی آسمانی تقدیر کو بروئے کار لانے کے لئے منتخب فرمایا ہے۔ اس وقت دنیا کی کئی ارب آبادی میں سے اللہ تعالیٰ نے اسلام کو دنیا بھر میں غالب کرنے کے لئے ہم کمزور اور بے بضاعت لوگوں کو چنا ہے اور محض اپنے فضل سے ہمیں موقعہ دیا ہے کہ ہم اس راہ میں ہر بار پہلے سے بڑھ کر قربانیاں پیش کر کے اس کے انعامات کے وارث بنیں اور نسلاً بعد نسل بنتے چلے جائیں۔ اب یہ اللہ تعالیٰ کا سراسر احسان نہیں تو اور کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کو یاد کرتے ہوئے اس کی جناب میں عرض کرتے ہیں:۔ ؎

یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند ؛ ورنہ درگہ میں تری کچھ کم نہ تھے خدمت گزار

حضور علیہ السلام پر ایمان لائے اور آپ کی آواز پر لبیک کہنے کے نتیجہ میں آپ ہی کے طفیل ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کے اس انتہائی غیر معمولی فضل و احسان میں حصہ دار بننے کی توفیق ملی ہے۔ اس نے سراسر اپنے فضل اور احسان کے نتیجہ میں ہمیں حضور علیہ السلام کے اتباع کی حیثیت سے اسلام کی خاطر قربانیاں کرنے اور خدمات بجا لانے کے لئے چن لیا ہے۔ ورنہ ہم کیا ہیں اور ہماری بساط کیا کہ اس عظیم الشان اعزاز کے مستحق قرار پا سکتے۔

ہمیں چاہیئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اس عظیم الشان فضل اور احسان کا دل سے اعتراف کرتے ہوئے اس خاص زمانہ اور ان خاص ایام کی قدر پہچانیں اور ان کے عملی تقاضوں کو پورا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کریں۔ یہ کبھی ممکن ہے کہ آج دنیا والے جس طرح دنیا کے فانی عیش و آرام اور اس کی مادی آسائشوں پر بے دریغ روپیہ خرچ کرتے چلے جاتے ہیں اور اس راہ میں ہاتھ کھینچنے کا نام نہیں لیتے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے مقام اور ان ایام کی قدر پہچانتے ہوئے بالکل اسی طرح، نہیں نہیں! بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ذوق و شوق اور جذبۂ جوش کے ساتھ اسلام کی عزت اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جلال اور شوکت کو ظاہر کرنے کے لئے بلا جھجک اپنے اموال پیش کرتے چلے جائیں اور اس راہ میں کبھی تھکنے کا نام نہ لیں بلکہ اموال پیش کرنے میں ہمارا ذوق و شوق اور جذبہ و جوش فزوں سے فزوں تر ہوتا چلا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"بھائیو! آج وہ دن ہے کہ فقراء کی دعا اور علماء کی علمیت اور اغنیاء کی دولت اسلام کی عزت اور نبی کریمؐ کا جلال اور شوکت ظاہر کرنے کے لئے اس زور و شور سے خرچ ہو کہ جیسے ایک سفلہ دنیا پرست کور باطن اپنے کسی عزیز فرزند کی شادی کے لئے دل کھول کر اپنا مال عزیز خرچ کرتا ہے یا ایک جاہل امیر اپنی شان و شوکت کی عمارت بنانے کے لئے ایک خزانہ کھول دیتا ہے۔ سو اٹھو اور کچھ خدمت کر لو کہ دنیا روزے چند اور آخر کار با خداوند ....

اگر اس وقت اور اس زمانہ میں کوئی دولت مند خوابِ غفلت سے بیدار ہو جائے تو مولا کریم اور اسی کے رسول سید الرسل صلے اللہ علیہ وسلم کے راضی کرنے کے لئے کیسا عمدہ اور مبارک وقت ہے۔ ؎

بیدار شو گر عاقلی دریاب گر اہلِ دلی
شاید کہ نتواں یافتن دیگر چنیں ایام را"

(اشتہار ۱۰ اگست ۱۸۹۲ء بحوالہ تبلیغ رسالت جلد دوم ص ۱۲۹)

غانا (مغربی افریقہ) کی احمدی جماعتوں کا تینتالیسواں (۴۳) کامیاب سالانہ جلسہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام ۔ حکومتِ غانا کے دو احمدی وزراء کی شرکت

چندہ کی تحریک پر افریقن احمدیوں کی طرف سے اڑتالیس ہزار روپیہ پیش کرنے کا ایمان افروز منظر

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد پرنسپل احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج سالٹ پانڈ)

(۲)

۱/۲ ۱ بجے مکرم امیر صاحب خطبہ جمعہ کے لئے تشریف لائے ۔ آپ نے نہایت مؤثر اور دلنشین انداز میں احبابِ جماعت کو تقویٰ اللہ اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی اور تقویٰ کی باریک راہوں پر تفصیلاً روشنی ڈالی اور انفاق فی سبیل اللہ کی تحریص و ترغیب دلاتے ہوئے اس کی برکات سے آگاہ کیا۔

دوسرا اجلاس

نماز جمعہ و عصر کے بعد دوسرے دن کا اجلاس زیرِ صدارت مسٹر محمد آرتھر پریذیڈنٹ جماعت ہائے احمدیہ غانا منعقد ہوا ۔ قرآن پاک کی تلاوت الحاج ہارون والہ نے کی اور لوکل زبان میں اس کا ترجمہ کیا۔ پھر ایک عربی نظم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت احمدیہ بروونگ آہافو نے پڑھی ۔

بعدازاں صدر جلسہ نے حاضرین سے خطاب فرمایا اور جماعتی نظام کے بارہ میں بعض اہم امور پر روشنی ڈالی اور احباب جماعت کو مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کی ۔ پھر اپنی طرف سے تین صد نئی سیڈی کا ایک چیک پیش کرتے ہوئے اس کا آغاز کیا ۔ اب احمدیت کے شیدائی مالی قربانی میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی نیت سے اجتماعی اور انفرادی رنگ میں آگے بڑھنے لگے ۔ نعرہ ہائے تکبیر ۔ اسلام زندہ باد ۔ احمدیت زندہ باد ۔ خلیفۃ المسیح زندہ باد کے نعروں کے درمیان جس سے سمندر کنارے کی زمین گونج اٹھی ۔ ہر سرکٹ الگ الگ حسبِ استطاعت رقم پیش کرنے لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے اشاعت اسلام کے لئے ایک خطیر رقم میز پر موجود تھی ۔ جَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاء ۔

فٹ بال میچ

قریباً پانچ بجے شام احمدیہ پرائمری سکول کی گراؤنڈ میں ایک فٹ بال میچ کھیلا گیا جو اشانٹی ریجن اور وولٹا ریجن کی احمدی جماعتوں کے درمیان تھا ۔ دونوں ٹیمیں خوب جانفشانی سے کھیلیں اور میچ برابر رہا ۔

شبینہ اجلاس

اس دن کا تیسرا اجلاس بعد نماز مغرب و عشاء زیر صدارت خاکسار (محمد صدیق شاہد) ٹھیک آٹھ بجے شب منعقد ہوا ۔ تلاوت قرآن کریم احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج کے ایک طالب علم اسحاق الحسن نے کی اور لوکل زبان میں ترجمہ کیا اور بعدازاں مسٹر جبریل بن آدم نے "ماتمی رسومات کے خلاف" اور مسٹر جبریل سعید نے "ہمارا نظام" کے بارہ میں تقاریر کیں ۔

تیسرا دن :- اس کانفرنس کا ساتواں اور آخری اجلاس مورخہ ۱۳ جنوری ۶۸ء بروز ہفتہ ٹھیک نو بجے زیرِ صدارت مسٹر محمد آرتھر پریذیڈنٹ جماعت ہائے احمدیہ غانا منعقد ہوا ۔ تلاوت قرآن کریم مسٹر موسیٰ ڈنکر نے کی اور اس کا ترجمہ لوکل زبان میں سنایا ۔ پھر مکرم مرزا لطف الرحمان صاحب نے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی نظم "سلام بحضور خیر الانام" خوش الحانی سے پڑھی اور تمام حاضرین "عَلَیْکَ الصَّلوٰۃُ عَلَیْکَ السَّلَام" کے وقت آپ کے ساتھ مل کر پیارے رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے لگے ۔ اس کے بعد مکرم مولوی عبدالوہاب بن آدم صاحب نے تقریر کی ۔

آپ کی تقریر کا عنوان تھا "احمدیت کے ذریعہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ" آپکی تقریر لوکل زبان میں تھی جس کو ریڈیو غانا نے ریکارڈ کیا اور پھر اسے نشر کیا گیا ۔ آپ نے نہایت ہی دلنشین انداز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض اور پھر آپ کے ذریعہ دنیا میں جو عظیم الشان روحانی انقلاب رونما ہوا اس کا ذکر کیا اور قرآن کریم اور احادیث نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بات کو پایۂ ثبوت تک پہنچایا کہ اب اسلام کی ترقی اور غلبہ جو ایک یقینی اور ابدی امر ہے احمدیت کے ساتھ ہی وابستہ ہے اور وہ دن دُور نہیں جب دنیا دیکھے گی کہ اس غریب اور ظاہری سازوسامان سے تہی دست جماعت کے ذریعہ اسلام کا جھنڈا دنیا کے کونے کونے میں بلند ہو رہا ہے اور تمام طاغوتی طاقتیں ایک ایک کر کے اسلام کے سامنے جھکنے پر مجبور ہو رہی ہیں ۔

مکرم مرزا لطف الرحمان صاحب کی نظم اور بعض جماعتوں کے لوکل گانے جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے بارہ میں تھے خصوصاً "اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَاءِ جَاءَ الْمَسِیْح جَاءَ الْمَسِیْح" کا لوکل زبان میں ترجمہ بھی ریڈیو غانا کی طرف سے ریکارڈ کیا گیا اور اس پروگرام کو تین یوم تک یعنی مورخہ ۱۶ - ۱۸ اور ۲۰ جنوری ۶۸ء کو مختلف اوقات میں نشر کیا گیا جو غانا کے ہر کونہ میں سُنا گیا ۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ۔

اس کے بعد خاکسار (محمد صدیق شاہد) کی تقریر تھی جس کا عنوان تھا "قرآن کریم کے فضائل" خاکسار نے قرآن کریم کو ایک زندہ جاوید کتاب الٰہی ثابت کرتے ہوئے اس کی بعض مخصوص خوبیوں اور فضائل کا ذکر کیا اور بتایا کہ قرآن کریم اس لحاظ سے ایک لاثانی کتاب ہے کہ اس کی تعلیم ہر لحاظ سے کامل اور اتم ہے ۔ یہ ہر قسم کی تحریف لفظی اور معنوی سے پاک ہے اور باوجود چودہ سو سال سے مخالفین کو چیلنج کرنے کے کوئی اس کی نظیر پیش کرنے کی جرأت نہیں کر سکا ۔

خاکسار کے بعد مکرم معلم مومن نے عربی زبان میں "تبلیغ کی اہمیت" اور مسٹر اسمٰعیل آڈو نے "شادی بیاہ کے بارہ میں اسلامی احکام" پر اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا ۔

ان تقاریر کے بعد ایک بار پھر مالی قربانی کی تحریک پیش ہوئی جس پر پھر مختلف سرکٹس حرکت میں آگئے اور ایک دوسرے سے سبقت لے جانے لگے اور جو کمی رہ گئی تھی اس کو پورا کرنے کی کوشش ہونے لگی ۔ آخر اشانٹی ریجن نے اس بار سب سے زیادہ مالی قربانی پیش کر کے میدان جیت لیا اور اس کو اوّل انعام کا مستحق قرار دیا گیا ۔ اور دوسرا انعام اکوٹا سرکٹ کے حصہ میں آیا ۔ بَارَکَ اللّٰہُ لَھُمْ ۔

دو یوم میں کل رقم جو احباب کی طرف سے اشاعتِ اسلام کے لئے پیش کی گئی وہ ۲۴۰۰ نئی سیڈی تھی یعنی (تقریباً اڑتالیس ہزار روپیہ) خدا تعالیٰ احباب کی اس قربانی کو قبول فرمائے ۔

بچوں کا علمی مظاہرہ

مالی قربانی کے بعد احمدیہ پرائمری سکولز کے ننھے بچوں کی طرف سے ایک مختصر علمی اور دینی پروگرام پیش کیا گیا جس میں بچوں نے حفظ قرآن کریم حفظ احادیث اور دیگر مسائل دینیہ کا مظاہرہ کیا جو بہت دلچسپ تھا ۔ اس مقابلہ میں احمدیہ سکول چنڈی اوّل اور احمدیہ سکول بیرکوم دوم قرار پائے جن کو نقدی کی صورت میں انعامات دئے گئے ۔

اختتامی تقریر

بچوں کے پروگرام کے بعد مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم امیر جماعتہائے احمدیہ غانا نے اختتامی تقریر فرمائی جس میں آپ نے مختصر سی کانفرنس کی کامیابی پر پہلے خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور پھر حاضرین کو اس بات کی

تلقین کی کہ جو کچھ انہوں نے جہاں سنا ہے اس پر کامل طور پر عمل کرنے کی کوشش کریں نیز آپ نے بعض نوجوانوں کی غلط فہمی کو دُور کرتے ہوئے کہا کہ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام کو موجودہ جدید رجحانات کی تتبع میں اپنی تعلیم کو بدل لینا چاہیئے انہیں اس بات کو ذہن سے نکال دینا چاہیئے۔ اسلام ایک کامل اور مثالی ضابطہ حیات ہے جسے کسی دوسرے نظام یا تحریک کی پیروی کی ضرورت نہیں۔ پس تمام احمدی احباب ہمیشہ اس بات کو مدنظر رکھیں کہ انہوں نے اپنے آپ کو ایک مثالی مسلمان کی حیثیت میں پیش کرنا ہے تا دنیا آپ کے نمونہ کو دیکھ کر سبق حاصل کرے اور اسلام کے اعلیٰ اور ارفع اصولوں کو اپنا کر امن و سلامتی کی فضا میں سانس لے سکے۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ ہمارے تین احمدی دوستوں نے اپنے کوکو کے فارم مشن کے نام وقف کر دئے ہیں۔ احباب جہاں ان کے لئے دعا کریں وہاں ان کی اتباع میں مزید دوست آگے آئیں اور اس قسم کی قربانی پیش کر کے خدائی برکات اور عظیم اجر کے وارث ٹھہریں۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے حاضرین سمیت ایک لمبی اور پُرسوز دعا کرائی اور اس طرح سے جماعت ہائے احمدیہ غانا کی پینتالیسویں سالانہ کانفرنس نہایت ہی کامیابی اور کامرانی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اطاعت کا ایمان افروز مظاہرہ اور ایک مطالبہ

احمدی نوجوان آگے بڑھیں

(از مہتمم صاحب خدمتِ خلق خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اللہ تعالیٰ اپنی قائم کردہ روحانی جماعتوں کے سامنے اپنی رضا کی نئی نئی راہیں کھولتا اور ایک ایمان افروز مظاہرہ گزشتہ جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں وقوع پذیر ہوا اور بہتوں کے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث بنا۔ ہوا یوں کہ سینکڑوں کی تعداد میں ٹھیکہ پر حاصل کئے گئے نان بائیوں نے اچانک روٹی پکانے سے انکار کر دیا اور ایک لاکھ سے زائد افراد کے جلسہ کے دوسرے دن روٹی کی شدید قلت کا سامنا کرنا پڑا (اگر کسی دنیاوی قسم کے اتنے بڑے اجتماع کو اس قسم کی صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑتا تو مجمع میں کھلبلی اور بھگدڑ مچ جاتی) وہ وقت اب بھی جب یاد آتا ہے تو دل و دماغ خدا تعالیٰ کی حمد سے پُر ہو جاتا ہے اور اپنے پیارے آقا ایّدہ اللہ کے لئے دل کی گہرائیوں سے دعائیں نکلتی ہیں۔ واقعہ یوں ہوا کہ ۱۲؍جنوری کی صبح کو جب ہم فجر کی نماز کے بعد اپنی جماعتی قیام گاہوں میں مہمان نوازی کے لئے پہنچے تو مکرم ناظم صاحب مہمان نوازی دارالعلوم کی طرف سے پیغام ملا کہ اس وقت مہمانوں کو صرف ایک ایک روٹی دی جائے۔ اس نئے حکم کے پس منظر سے ابھی ہم آگاہ نہیں تھے۔ صرف ایک روٹی دینے کا حکم ناممکن عقل نے جواب دیا۔ اور پھر پچھلی رات کا تجربہ بھی تھا جبکہ بعض مہمان تین تین بلکہ چار چار حاصل کرنے کے بعد مزید روٹی طلب کر رہے تھے اور پھر اچانک ذہن میں اس دوست کی شکل ابھری جو چار پانچ کے بعد بھی اپنی بھوک سے پریشان ہو رہے تھے۔ یہ تصور ہی ہمارے لئے پریشان کن تھا کہ معاونین کیسے کس طرح اور کس کس کو کھانا کھلا سکیں گے۔ کیا آدھے مہمان بھوکے نہ رہ جائیں گے؟ طرح طرح کے سوال ذہن پر ابھر رہے تھے کہ ایک چٹھی مکرم ناظم صاحب مہمان نوازی کی طرف سے موصول ہوئی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اس وقت تمام مہمان صرف ایک ایک روٹی کھائیں گے کیونکہ نان بائیوں نے شرارت کر کے روٹی لگانا بند کر دی ہے۔ ۔۔۔ اس چٹھی سے جب یہ معلوم ہوا کہ یہ ارشاد حضور کی طرف سے ہے یک دم تمام ذہنی پریشانی دُور ہو گئی۔ حضور کے ارشاد کے بعد گھبرانے کی کونسی وجہ رہ جاتی تھی۔ پریشان ہونے کی اب کیا ضرورت تھی معاونین نے لنگر نمبر۳ سے کھانا اکٹھا کیا اور اب کھانے کی تقسیم شروع کرنا تھی۔ راقم نے مناسب سمجھا کہ پہلے قیام گاہ کے ہر کمرہ میں جا کر تقسیم کھانا سے قبل سب کو آگاہ کر دیا جائے تاکہ تقسیم میں سہولت رہے۔ اس غرض کے لئے کمرہ نمبر۱ میں جا کر مہمانوں کو اپنی طرف متوجہ کیا اور کہا کہ "اے مسیح موعودؑ کے معزز مہمانو! حضور ایدہ اللہ کی طرف سے ارشاد موصول ہوا ہے کہ آج سب مہمان"۔۔۔ ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ کمرہ میں سے تین چار آوازیں بلند ہوئیں جنہوں نے کہا کہ ہم خود حضور کا حکم مسجد مبارک سے سُن آئے ہیں اس سلسلے میں ہمیں مزید بتانے یا تاکید کی ضرورت نہیں۔ روح کی گہرائیوں سے حضور ایدہ اللہ کے لئے دعا نکلی کہ ہم جس بات پر گھبرا رہے تھے اور خواہ مخواہ پریشان ہو رہے تھے وہ کتنی بے بنیاد تھی۔ سبحان اللہ کتنی برکت ہے خلیفۂ وقت کی آواز میں۔ ہمارا سارا مسئلہ ہی حل ہو چکا تھا۔ اب صورتِ حال یہ تھی کہ اگر کوئی معاون کسی مہمان کو غلطی سے دوسری روٹی پیش کر دیتا تو مہمان واپس لوٹا دیتے اور کہتے کہ کیونکہ حضور کا ارشاد یہی ہے اس لئے آج ہم صرف ایک روٹی کھا کر ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔ ان آنکھوں نے وہ بھی کیا نظارہ دیکھا کہ ایک مہمان جو گزشتہ رات شاید چوتھی یا پانچویں روٹی نہ ملنے کا گلہ کرتے ہوئے معاون پر غصہ نکال رہے تھے آج صبح صرف ایک روٹی کھا کر بڑے صبر سکون سے خوش خوش باتیں کر رہے تھے۔ بالکل اسی قسم کی صورتِ حال ہمیں قیام گاہ کے ہر کمرہ میں نظر آئی۔ مہمانوں نے پہلے ہی مسجد مبارک میں حضور ایدہ اللہ کی مجلسِ عرفان میں حضور کا ارشاد مبارک سُن لیا تھا جس کی وجہ سے ہمیں اعلان کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑی یوں ہی محسوس ہوا کہ جسمانی طور پر تو ہمیں خدمت کا شرف حاصل ہو رہا ہے لیکن دراصل یہ سارا کام خلیفۂ وقت سرانجام دے رہے ہیں۔ یہ دن بھی عجب روحانی تربیت کا سامان اپنائے ہوئے تھا۔ اس دن جلسہ گاہ میں بھی نہ صرف نوجوانوں بلکہ معمر بزرگوں کو بھی یہ کہتے سنا کہ آج کی ایک روٹی میں بھی خدا تعالیٰ نے ایسی برکت ڈالی ہے کہ بھوک بالکل محسوس نہیں ہو رہی اور ایسے لگتا ہے جیسے کہ صبح معمول کے مطابق کھایا ہو۔ شاید ایسا ایمان افروز واقعہ پہلی دفعہ دیکھنے میں آیا ہے۔

تو بات یہ ہو رہی تھی کہ روحانی اغراض و مقاصد کی حامل جماعتوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حصولِ ثواب کے مختلف طریق اور راستے دکھائے جاتے ہیں اور خلفاء ان راستوں کی طرف راہنمائی فرماتے ہیں۔ مندرجہ بالا واقعہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے اور ہمارے پیارے امام ہمام نے جماعت کے سامنے حصولِ رضائے خدا کا ایک نیا راستہ دکھایا۔ اب یہ ہمارا فرض ہے کہ اس موقعہ کو ضائع ہونے سے بچائیں۔ حضور ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ کے بعد اپنے پہلے خطبہ (فرمودہ ۲۶؍جنوری ۱۹۶۸ء) میں جماعت سے مطالبہ کیا کہ آئندہ جلسہ سالانہ تک تین صد احبابِ جماعت ایسے تیار ہونے چاہئیں جو تنور کی روٹی لگانا جانتے ہوں تاکہ اگر پھر کبھی کوئی شیطانی طاقت ایسی ہی حرکت کرے تو پھر ہمارے پاس ایسے آدمی ہونے چاہئیں جو فوراً تنوروں پر پہنچ کر روٹی لگانا شروع کر دیں تاکہ مہمانوں کو کوئی تکلیف نہ پہنچے حضور کے خطبہ کے ایک ایک لفظ سے عیاں تھا کہ حضور کو مہمانوں کی تکلیف کا کتنا گہرا احساس ہے اور چاہتے ہیں کہ آئندہ کیلئے اس قسم کی تکلیف کا سدّباب ہو جائے۔ راقم کے نزدیک حضور کے اس مطالبہ کے بالخصوص مخاطب ہم نوجوانانِ احمدیت ہیں۔ احمدی نوجوانو کو اپنی زندگی کے اس اہم حصہ میں اس قسم کے کام بجا لا کر ثواب حاصل کرنے کا بیش قیمت موقع حاصل ہو رہا ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ آنیوالی نسلوں کو اس قسم کے ثواب و برکت کے حامل مواقع نصیب بھی ہوں گے۔ لیکن وہ تاریخ میں ہمارے حالات جان کر ہم پر رشک ضرور کریں گی۔ آئیے اور اپنی زندگی کو قابلِ فخر بنانے کا عہد کیجئے۔ امام وقت کے مطالبہ پر لبیک کہتے ہوئے اپنی خدمات پیش کیجئے۔ آج ہی ارادہ کیجئے کہ آپ تنور کی روٹی لگانے کی تربیت حاصل کر کے اپنی خدمات افسر صاحب جلسہ سالانہ کی خدمت میں پیش کریں گے چاہیئے کہ ہم میں سے جس کے لئے ممکن ہو حصولِ ثواب کے اس ذریعہ سے محروم نہ رہے گا۔ آئیے ارادہ کیجئے اور نیت باندھیئے۔ ہو سکتا ہے کہ خدا ہمیں ہماری نیت کا ہی بیش از پیش اجر دے دے اور آئندہ سال تک ایسے انتظام فرما دے کہ جلسہ سالانہ پر نان بائیوں کی ضرورت ہی نہ رہے اور نہ ہی کبھی مہمانوں کو اس قسم کی تکلیف کا سامنا ہو۔

المختصر! حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدامِ احمدیت کو خدمتِ خلق کا ایک اور راستہ دکھایا ہے خدا کرے کہ ہم خدا تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر قدم مارنے والے ہوں۔ آمین۔

حضرت مولوی محمد مراد صاحب حافظ آبادی کے مختصر حالات زندگی

مکرم بشیر احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ حافظ آباد

(قسط نمبر ۲)

احمدیت قبول کرنے کے بعد خاکسار نے اپنے رشتہ داروں اور دوسرے بھائیوں کو تبلیغ کرنا شروع کی۔ الحمدللہ کہ میرے باقی دو بھائی میاں فضل دین صاحب و میاں مولا بخش صاحب چند سال بعد احمدی ہوگئے

شیخ عبدالقادر صاحب مرحوم کا قبول اسلام

۱۹۲۳ء میں خاکسار نے پنڈی بھٹیاں سے ۱۰ میل دور ایک گاؤں ذخیرہ بیرانوالا چک ۲۲ میں جا کر کپڑا کی دوکان بنائی۔ دیہہ مذکور میں شیخ عبدالقادر (شیخ عبدالقادر صاحب مرحوم مبلغ سلسلہ احمدیہ) اور ان کے بھائیوں نے بھی دکان بنائی۔ شیخ صاحب کا پہلا نام ہندوانہ سوداگر مل تھا۔ اور یہ موضع گرنہ بھائی ضلع سرگودھا سے آئے تھے۔ شیخ صاحب ۲۲ء میں لالیاں سے مڈل پاس کر کے ذخیرہ بیرانوالہ میں اپنے بھائیوں کے پاس آگئے اور اپنی دکان پر اپنے بھائیوں کا ہاتھ بٹانا شروع کیا۔ دو تین ماہ مسلسل تبلیغ ہوتی رہی سلسلہ کا لٹریچر بھی مطالعہ کے لئے دیا گیا۔ آخر سوداگر مل نے قادیان جانے اور اسلام قبول کرنے پر آمادگی ظاہر کر دی چنانچہ ۱۹۲۵ء میں ہم دونوں قادیان بروز جمعۃ المبارک پہنچے۔

- - - - - - - - - -

اس نے اسلام قبول کرنے اور بیعت کرنے پر اصرار کیا۔ لیکن خاکسار اور چند دوسرے بزرگوں نے مشورہ دیا کہ بیعت کرنے میں جلدی نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ قادیان رہ کر مطالعہ اور مسئلہ حاصل کرو۔ جب اطمینان اور تسلی ہو جائے۔ پھر بیعت کرو۔ لیکن دس بارہ دن کی سوچ بچار کے بعد سوداگر مل نے فروری ۲۵ء میں اسلام قبول کر لیا۔ اور بیعت کی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے "عبدالقادر" نام تجویز فرمایا۔

دو اور ہندو نوجوانوں کا قبول اسلام

جب شیخ عبدالقادر کو قادیان چھوڑ کر واپس گاؤں آیا تو ایک اور ہندو نوجوان مسمی خزان چند ساکن سانگلہ ہل اپنے سسرال کے ہاں دیہہ مذکور میں آیا ہوا تھا۔ وہ میرے پاس آیا اور کہا کہ وہ کونسے دلائل ہیں۔ جن سے متاثر ہو کر سوداگر مل نے اسلام قبول کیا ہے چنانچہ میں نے اسے تبلیغ کی اور لٹریچر پڑھایا۔ چند دن کے مطالعہ کے بعد وہ اس قدر متاثر ہوا کہ اس نے اسی گاؤں کے چھ سات ہندو گھرانوں میں کھلم کھلا تبلیغ اسلام شروع کر دی۔

اس پر گاؤں کے سارے ہندو وفد کی صورت میں گاؤں کے نمبردار ساوے خان کے پاس گئے کہ دو ہندو محمد مراد کی تبلیغ سے مسلمان ہوگئے ہیں اب تیسرا بھی مسلمان ہونا چاہتا ہے۔ خزان چند اور محمد مراد ہمارے گھروں میں آکر تبلیغ اسلام کرتے ہیں۔ انہیں تبلیغ سے روکو۔ ورنہ ہم گاؤں چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ اس پر نمبردار مذکور نے مجھے بلا کر سخت ڈانٹا اور گالیاں دیں اور کہا کہ ہم تیری وجہ سے گاؤں کو اجاڑنا نہیں چاہتے۔ تم یہاں سے فوراً چلے جاؤ۔

پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ کو خط اور اس کا جواب

میرے گاؤں کا نمبردار ساوے خان پیر مہر علی شاہ آف گولڑہ کا مرید تھا۔ میں نے مناسب سمجھا کہ ان پیر صاحب کو ساوے خان کی سخت کلامی اور سلوک کا حال لکھوں چنانچہ ان ایام میں ایک شخص محمد دین حجام پیر مہر علی شاہ صاحب کی بیعت کرنے کے لئے گولڑہ جا رہا تھا جب مجھے اس کے وہاں جانے کا علم ہوا تو میں نے ایک دستی خط پیر صاحب کی خدمت میں لکھا کہ "خاکسار کی تبلیغ سے دو ہندو مسلمان ہو چکے ہیں اور تیسرا ہندو مسلمان ہونے کو ہے لیکن آپ کا مرید نمبردار ساوے خان مجھے گاؤں سے نکالنا چاہتا ہے۔ آپ مہربانی کر کے اپنے مرید کو ہدایت کر دیں کہ مجھے ہندوؤں میں تبلیغ کرنے سے نہ روکے اور گاؤں سے نہ نکالے۔ اگر اس نے مجھے گاؤں سے نکال دیا تو ممکن ہے۔ کہ وہ ہندو مسلمان نہ ہو اور اس کا سارا گناہ آپ کے مرید ساوے خان نمبردار پر ہوگا۔"

محمد دین حجام مذکور کے واپس آنے پر دریافت کیا کہ پیر صاحب نے میرے خط کا کیا جواب دیا ہے تو وہ کہنے لگا۔ کہ پیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ساوے خان کو کہہ دینا کہ اس بے ایمان مرزائی کو فوراً اپنے گاؤں سے نکال دے۔ مرزائیوں سے سکھ اور عیسائی بہتر ہیں۔

لڑکی چھیننے کی کوشش

دوسرے مسلمان پچیس تیس آدمی میرے مکان پر آگئے۔ اس وقت لڑکی میرے پاس تھی وہ اس کو چھین کر لے جانا چاہتے تھے۔ ان کا یہ بد ارادہ جب مجھے معلوم ہوا میری روح اللہ کی بارگاہ میں گر گئی۔ اور دعاؤں میں مشغول ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے میری دعاؤں کو فوراً شرف قبولیت بخشا جس کے نتیجہ میں وہ اس وقت چھوڑ کر چلے گئے بعد میں معلوم ہوا کہ وہ یہ فعل رات کو کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے ہم پر پہرہ بٹھا دیا۔ میں اکیلا موضع ہندوانہ جانے میں کامیاب ہو گیا۔ بابو محمد عبداللہ برادر کلاں مولوی عبدالرحمن صاحب جٹ حال امیر قادیان اور چوہدری کریم داد بھٹی کی مدد سے ہم دونوں باپ بیٹی خدا کے فضل و کرم سے ان کے شر سے بچ گئے اور اللہ نے ہماری عزت محفوظ رکھی۔

میری پندرہ سولہ سو روپے کی بزازی کا سامان اور گھریلو سامان وغیرہ سب کا سب دیہہ رہ گیا اور ادھار سے کچھ بھی وصولی نہ ہوئی اور یہ سارا سامان تبلیغ اسلام کے بدلہ میں قربان کیا۔

اللہ تعالیٰ کا نشان

جب خاکسار عبدالقادر کو قادیان چھوڑ کر واپس گاؤں آیا تو شیخ عبدالقادر کی والدہ میرے گھر کی چوکھٹ پر آکر بیٹھ گئی۔ رونے پیٹتے ہوئے کہا کہ تیرے تینوں بچے مر جاویں۔ اس پر بڑے اطمینان سے میں نے کہا کہ یہ تینوں زندہ رہیں گے اور خدا مجھے تین اور بچے دیگا۔ اب کی بار مجھے توام بچے دے گا اور تیسرا عبدالقادر میرا بچہ ہوگا۔ وہ عورت بار بار وہی فقرہ دہراتی رہی اور میں بھی بار بار اپنا فقرہ دہراتا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے دو توام بچے عطا کئے جن میں ایک بشیر احمد ناصر قادیان دارالامان میں درویش ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت "بابا صاحب" کے پانچوں بچے حیات ہیں اور صاحب اولاد ہیں۔ ان کو اپنے والد کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔

حافظ محمد عبداللہ صاحب کو میں نے تبلیغ کرنا شروع کی۔ کچھ عرصہ بعد انہوں نے احمدیت کی تصدیق کی لیکن کئی سال تک بیعت نہ کی۔ لیکن احمدیت کی تبلیغ کرتے رہے۔ ان کے والد رحمت اللہ صاحب نے مجھے حافظ صاحب کو تبلیغ کرنے کی وجہ سے تین دفعہ مارا اور اپنے لڑکے کو بھی متعدد بار مارا۔ تیسری دفعہ جب رحمت اللہ صاحب نے مجھے برسر بازار مارا تو شہر کے بہت سے مسلمان ہندو وغیرہ اکٹھے ہوگئے میرے منہ سے بے ساختہ نکلا تم نے مجھے تین دفعہ مارا ہے لہٰذا آپ کے تین لڑکے احمدی نہ ہوئے تو میرا نام بدل دینا۔ حالانکہ سوائے حافظ محمد عبداللہ صاحب کے باقی دو لڑکوں کو تبلیغ نہ کی تھی) کچھ عرصہ بعد یہ تینوں بھائی احمدی ہوگئے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ اب حافظ محمد عبداللہ صاحب کے بڑے لڑکے مولوی دوست محمد صاحب شاہد (مؤلف تاریخ احمدیت) ہیں۔ حافظ صاحب کے دوسرے بھائی اللہ بخش صاحب ہیں۔ جن کے لڑکے ظہور احمد صاحب ڈرائنگ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ ہیں اور تیسرے بھائی میاں عبدالعظیم صاحب حال درویش قادیان تاجر کتب ہیں۔

آریہ سماج پر اتمام حجت

کشمیر کمیٹی کے زمانہ میں خاکسار نے پنڈی بھٹیاں میں ایک سال میں دو تبلیغی جلسے کرائے جن میں قادیان دارالامان سے پانچ مبلغ منگائے انہوں نے اسلام کی فضیلت دیگر مذاہب پر ثابت کی۔ مقامی آریہ سماج پنڈی بھٹیاں کے پردھان لالہ تلسی داس کالڑہ نے اعتراض کیا کہ حوالہ جات غلط ہیں جس پر جہانشہ محمد عمر صاحب نے کہا اگر یہ حوالے غلط ہیں تو میں سو روپیہ اسی وقت پیش کرتا ہوں اور اگر یہ وید آریہ پرتی ندھی سبھا کا مصدقہ ہو تو مزید ۔۔ روپیہ انعام دینے کو تیار ہوں۔ پردھان صاحب نے کہا کہ ستھویں دن بعد ہمارا سالانہ جلسہ ہے۔ جس پر ہمارے پنڈت صاحبان تشریف لائیں گے۔ پھر گفتگو کی جا سکے گی۔ چنانچہ جب ان کا جلسہ آیا۔ تو دوبارہ جہانشہ محمد عمر صاحب قادیان سے تشریف لائے۔ تو میاں دوست محمد صاحب بھٹی رئیس اعظم ذیلدار پنڈی بھٹیاں کو خاکسار ساتھ لے کر لالہ تلسی داس کے پاس گیا کہ اب آپ متنازعہ مسئلہ پر گفتگو کریں جس پر لالہ تلسی داس نے کہا۔ کہ مسلمان جوش میں آجاتے ہیں اور فساد کا اندیشہ ہے۔ اس لئے ہم مناظرہ نہیں کرنا چاہتے۔ اس پر میاں دوست محمد بھٹی نے کہا کہ ہر قسم کے امن کی ذمہ داری میں خود لیتا ہوں۔ لیکن لالہ صاحب نے صاف انکار کر دیا ــــــ اس پر میاں دوست محمد صاحب بھٹی نے کہا۔ دو بھلا ہو جماعت احمدیہ کا جس نے آریہ سماج کے بیس سالہ اعتراضات کا قرضہ آج اتار دیا۔ بلکہ فاضلہ قرضہ بھی آج آریہ سماج پر چڑھا دیا۔

ایک کشف

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کی وفات سے آٹھ دن پہلے میں۔ پنڈی بھٹیاں سے ۱۲ میل دور گاؤں کھنے شاہ عالم میں حقیقی بھائی میاں احمد دین کی تیمارداری کے لئے گیا ہوا تھا ــــــ ۷ مارچ ۱۹۱۴ء سحری کے وقت

(باقی دیکھیں صفحہ ۷ پر)

پیشگوئی مصلح موعود کی یاد میں مختلف مقامات پر جماعتہائے احمدیہ کے جلسے

کنری

۲۰/۲/۶۸ء بعد نماز مغرب اجلاس زیر صدارت مکرم محمد اکبر اقبال صاحب قائمقام امیر جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ تلاوت اور نظم کے بعد یکے بعد دیگرے ۸ تقریریں اور دو مضمون پڑھے گئے تھے۔ آخر میں مربی سلسلہ مکرم محمد اکبر صاحب افضل کی تقریر تھی۔ جس میں انہوں نے پر زور الفاظ میں قرآن اور نبی کریم کی حدیث اور بزرگان امت کے حوالہ جات سے ثابت کیا کہ پیشگوئی کے مصداق حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ ہی تھے۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔

(قائمقام امیر جماعت احمدیہ)

گرمولہ ورکاں

جماعت احمدیہ گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ میں "یوم مصلح موعودؓ" کی مبارک تقریب کے سلسلہ ۲۰ فروری بعد نماز فجر ۶½ بجے زیر صدارت خاکسار جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید خواجہ عبد الستار نے کی۔ اس کے بعد مکرم عبد الباقی صاحب نے حضرت المصلح الموعودؓ کی یاد میں ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب معلم وقف جدید نے پیشگوئی کے الہامی الفاظ پڑھ کر سنائے اس کے بعد مکرم خواجہ محمد رمضان صاحب نے پیشگوئی کی اہمیت بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اخبار الفضل مجریہ ۱۴ فروری سے مضمون بعنوان "حضرت المصلح الموعود حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی نظر میں" پڑھ کر سنایا۔ آپ کے بعد اخبار مندرجہ بالا سے ہی عزیزم محمد اکرم صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ کی زندگی کے چند ایمان افروز واقعات پڑھ کر سنائے۔

آخری تقریر مکرم محمد منظور صاحب صادق (ایم۔ اے) نے کی۔ آپ نے پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر (الہامی الفاظ) پیشگوئی کے تین حصول یعنی "خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا" وہ "علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا" اور "تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو" پر واضحات... کی طرف سے شہادات کی روشنی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا اس پیشگوئی کا مصداق ہونا واضح کیا۔

بعدہٗ خاکسار نے مختصر الفاظ میں حاضرین کو ان تقاریر کو ذہن نشین کرنے اور اپنی اولادوں کے دلوں میں ان نشانات .... کو زندہ رکھنے کی تلقین کی۔

دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ)

گھوگھیاٹ

مورخہ ۲۰/۲/۶۸ء کو جلسہ بعد نماز ظہر مسجد احمدیہ گھوگھیاٹ میں زیر صدارت محترم ملک محمد احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید قاضی کامل دین صاحب نے کی۔ نظم عبد المنان صاحب نیازی نے کلام محمود سے سنائی۔ بعد ازاں خاکسار نے پیشگوئی مصلح کے متعلق اپنا مضمون پڑھ کر سنایا۔

بعد ازاں قریشی محمود احمد صاحب نے روزنامہ الفضل سے مضمون پڑھ کر سنایا کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ ہی مصلح موعود تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ آپ کی حقیقی قدر و منزلت کا علم رکھتے تھے۔

بعدہٗ عبد المنان صاحب نیازی نے بتایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی متضرعانہ دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے بشارت دی کہ انہیں ایک ایسا بیٹا دیا جائے گا جو علاوہ دیگر صفات کے منفس عمر بھی ہوگا اس علامت کی خوب وضاحت کی۔

صدر محترم نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض اسلام کو دوسرے مذاہب کے مقابلے میں غالب کرنا تھا اور یہی غرض حضرت مصلح موعودؓ کی بھی تھی کہ اسلام کو غلبہ نصیب ہو۔ مزید برآں آپ نے یہ بھی بتایا کہ فضل عمر فاؤنڈیشن کی غرض یہ بھی ہے کہ تا حضرت مصلح موعودؓ کے مقاصد پورے ہوں۔ چنانچہ سب دوستوں کو اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے تاکہ اس بات کا ثبوت ہو کہ ہمیں حضرت مصلح موعودؓ سے حقیقی محبت ہے۔ آخر میں دعا کی گئی اور جلسہ برخاست ہوا۔ (سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

تقریب رخصتانہ

عزیزہ بشریٰ پروین بنت چوہدری محمد الدین صاحب ہیڈ کلرک نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۳/۳/۶۸ء کو عمل میں آئی۔ عزیزہ بشریٰ کا نکاح عزیزم چوہدری منور احمد صاحب ابن چوہدری عطاء اللہ صاحب مرحوم سے گذشتہ سال حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھا تھا۔ تقریب رخصتانہ پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے یہ رشتہ مبارک بنائے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ (مسعود احمد سوہدی دفتر بیت المال ربوہ)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی اوّل

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال رواں کے لئے جو لائحہ عمل منظور فرمایا ہے اسکے مطابق امتحان کے لئے سہ ماہی اوّل کا نصاب حسب ذیل ہوگا۔

تاریخ امتحان ۲۲/۳/۶۸ء بروز جمعہ برائے ربوہ ۲/۴/۶۸ء بروز اتوار برائے بیرونجات

نصاب معیار اوّل۔ ترجمہ قرآن کریم نصف پارہ پنجم (۲) نماز استسقاء کا طریق بارش کیلئے دعا۔

معیار دوم۔ قرآن مجید ناظرہ یا قاعدہ یسرنا القرآن سنانا۔ نماز استسقاء اور دعا بارش۔

انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں امتحان میں شمولیت فرمادیں۔ شامل ہونیوالے احباب کی فہرست دفتر مرکزیہ میں بھجوائی دی جاوے۔ (قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ فروری کی رپورٹ بھجوائیں

ماہ فروری ختم ہوچکا ہے۔ تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ ماہ فروری کی رپورٹ مقررہ فارم پر جلد بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خریداران تشحیذ متوجہ ہوں

خریداران خالد و تشحیذ الاذہان کی خدمت میں گذارش ہے کہ بعض احباب براہ راست یا بذریعہ سیکرٹری مال رسالے کا چندہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجواتے ہیں۔ لیکن پوری تفصیل درج نہیں کرتے۔ جس کی وجہ سے اُن رقوم کی تعمیل نہیں ہوسکتی اس لئے آئندہ آپ براہ راست "مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ" کے نام چندہ ارسال کریں۔ اس کی پوری تفصیل ضرور درج کریں۔ اگر نیا جاری کرانا ہو تو لفظ "نیا" ضرور لکھیں۔ رسالہ پہلے جاری ہے۔ تو چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ اور اس کے چندہ بھجوانے کی اطلاع بذریعہ "منیجر صاحب خالد و تشحیذ ربوہ" کو بھی دے دیا کریں۔ تاکہ تعمیل میں کسی قسم کی دقت پیش نہ آئے۔

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجالس انصار اللہ کے حسابات

جملہ مجالس انصار اللہ کو ان کی مجالس کا بجٹ ۱۹۶۷ء اور اسی سال کی وصولی کا نقشہ اسی غرض سے بھجوایا گیا ہے تاکہ مجالس اپنے حسابات سے اس کا مقابلہ کرلیں اور اگر غلطی ہو تو درستی کروائی جائے۔ دوسری بڑی غرض ان نقشہ جات کے بھجوانے کی یہ ہے کہ بقایا بڑھ جانے سے خدانخواستہ اس سال پھر بقایا دار نہ رہ جائیں یہ ضروری امر ہے جس کی طرف زعماء اور زعماء اعلیٰ کی توجہ درکار ہے۔ جزاکم اللہ خیراً

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

مضمون نویسی کا انعامی مقابلہ

خدام الاحمدیہ کے گذشتہ اجتماع کے موقعہ پر یہ اعلان کیا گیا تھا کہ خدام نوسالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ" کے موضوع پر مضمون لکھکر بھجوائیں۔ اوّل آنے والے مضمون پر ۵۰/- روپے انعام دیا جائیگا۔ ابھی تک بہت کم خدام نے اس طرف توجہ کی ہے ایک بار پھر یاد دہانی کروائی جاتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ خدام اس عنوان پر مضمون لکھکر ارسال کریں۔ (مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اقوام متحدہ سے متعلق بین الحکومتی ادارے

تعمیر امن محض ایک سیاسی سوال نہیں۔ ملکوں کے درمیان دوستانہ تعلقات کا قیام اور استحکام ان کے مابین تجارت پر بھی منحصر ہے علاوہ ازیں اس کا انحصار کسٹم کی رکاوٹوں میں کمی کرنسی کی تبدیلی کے مسائل (جو تجارت میں فراہم کرتے ہیں) اور صنعتی اور زرعی پیداوار کے بڑھانے میں مدد دینے کے لئے زیادہ سے زیادہ روپیہ لگانے پر بھی ہے۔ لوگوں کے درمیان زیادہ سے زیادہ مفاہمت کو ترقی دینے کے لئے تعلیم، بتین طور پر بین الاقوامی شرکت عمل کا سامان مہیا کرتی ہے اگر قومیں آپس میں مل جل کر کام کریں تو وہ بڑی حد تک اپنے مزدوروں کے حالات سدھار سکتی ہیں۔ اور انسانوں کی صحت ریڈیو اور ڈاک کے رسل و رسائل میں بہتری پیدا کر سکتی ہیں۔ ہر روز ایک ملک سے دوسرے ملک میں ہزاروں ہوائی جہاز آتے جاتے ہیں۔ اس لئے ہوائی سروسوں کی کارگزاری موثر بنانے کے لئے بھی بین الاقوامی تعاون کی ضرورت ہے۔ اسی طرح موسمی حالات کے لئے پیش گوئی کا انتظام بھی، جو کسانوں اور ماہی گیروں کے لئے یکساں طور پر مفید ہے ملکوں کے آپس میں تعاون سے بہتر طریق پر چلایا جا سکتا ہے۔ قوموں کے درمیان اشتراک عمل کی جو زیادہ ترقی یافتہ شکلیں ہیں ان میں سے کچھ یہ ہیں جن کا اقوام متحدہ کے ساتھ ملحق بین الحکومتی جماعتوں کا خاص تعلق ہے۔

آئی۔ اے۔ ای۔ اے

ایٹمی قوت کا بین الاقوامی ادارہ ۱۹۵۷ء میں اقوام متحدہ کی سرپرستی میں قائم ہوا تھا۔ اس ادارے کا مقصد یہ ہے کہ ایٹمی طاقت سے امن صحت اور خوش حالی کو جو مدد مل سکتی ہے۔ اس کی رفتار تیز کی جائے اور اسے وسعت دی جائے۔ اگر ضرورت پڑے تو یہ ادارہ اس بات کا بھی لحاظ رکھتا ہے کہ وہ جو ہری سامان جو پر امن مقاصد کے لئے فراہم کیا گیا ہو، کبھی فوجی استعمال میں نہ لایا جائے۔ وہ ترقی پذیر ملکوں کو فنی امداد دیتا اور فنی معلومات کے تبادلے کو فروغ دیتا ہے اس کا صدر مقام ویانا ہے۔

آئی۔ ایل۔ او

بین الاقوامی ادارۂ عمال مخصوص اداروں میں سب سے زیادہ پرانا ادارہ ہے وہ حکومت، اور اجیر کے نمائندوں کو ایک دوسرے کے قریب لاتا ہے تاکہ بین الاقوامی قانونی ضابطوں کے ذریعے کام کرنے کے حالات کو بہتر بنائے اکار گزاری کی تعداد میں اضافہ کرے اور معاشرتی و اقتصادی انصاف کی جستجو کرے۔ اس کا صدر مقام جنیوا ہے۔

ایف۔ اے۔ او

اقوام متحدہ کے خوراک و زراعت کے ادارے کا کام یہ ہے کہ کھیتوں، جنگلوں، اور مچھلیوں کی پیداوار بڑھانے میں دنیا کی قوموں کی مدد کرے اور غذائی معیار کو اونچا اٹھائے۔ ۱۹۶۰ء میں اس ادارے نے بھوک سے آزادی کی ایک مہم شروع کی جس کے تحت خوراک کے فاضل ذخیرے استعمال کئے جاتے ہیں اور وہ زیادہ تر ترقیاتی منصوبوں میں کام کرنے والے مزدوروں کو ان کی اجرت کے طور پر دینے کے کام آتے ہیں۔ اس کا صدر مقام روم ہے۔

یو۔ این۔ ای۔ ایس۔ سی۔ او (یونیسکو)

اقوام متحدہ کا تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی ادارہ جو مختصراً یونیسکو کہلاتا ہے۔ سب کے لئے تعلیم کے ضمن میں بین الاقوامی ربط و تعاون کے ذریعے امن کو فروغ دینے کی کوشش کرتا ہے اس کے منصوبے خواندگی کی مہموں سے لے کر استادوں، استانیوں، سائنس دانوں، فنی ماہروں، اور انجینیروں کی تربیت تک ہمہ گیر ہوتے ہیں تاکہ مختلف ثقافتوں کو باہمی طور پر سمجھنے کا موقع ملے اور عوامی رابطوں کی ترقی میں فنی امداد فراہم کی جا سکے۔ اس کا صدر مقام پیرس ہے۔

ڈبلیو۔ ایچ۔ او

عالمی ادارۂ صحت تمام بنی نوع انسان کی جسمانی اور ذہنی صحت کو بہتر بنانے میں بین الاقوامی باہمی تعاون کا ایک عالمی ادارہ ہے وہ وسیع پیمانے پر پھیلنے والی بیماریوں مثلاً ملیریا اور تپ دق کے مکمل استیصال کے لئے مہمیں چلانے میں قوموں کی مدد کرتا ہے۔ وباؤں کو پھیلنے سے روکنے کی کوششوں میں ربط و تعاون قائم کرتا ہے ہر نوعیت کے صحتی کارکنوں کو تربیت دیتا ہے اور بین الاقوامی طبی تحقیقات کو فروغ دیتا ہے اس کا صدر مقام جنیوا ہے۔

عالمی بنک

ترقی و تعمیر کا بین الاقوامی بنک اقتصادی ترقی کے لئے قرضے دیتا ہے اور ایک ملک سے دوسرے ملک میں سرمایہ لگانے کی رفتار کو تیز کراتا ہے مجموعی طور پر دس ارب ڈالر سے زیادہ کے قرضے دیئے جا چکے ہیں۔ جو زیادہ تر برقی قوت۔ حمل و نقل۔ صنعت و زراعت اور قدرتی وسائل کی ترقی والے منصوبوں کے کام آئے ہیں۔ اس کا صدر مقام واشنگٹن ہے۔

آئی۔ ایف۔ سی

بین الاقوامی انجمن مالیات کو جسے ۱۹۵۶ء میں قائم کیا گیا تھا۔ عالمی بنک سے الحاق ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ نجی کاروبار میں روپیہ لگا کر اقتصادی ترقی میں کم ترقی یافتہ علاقوں کو مدد دی جائے۔ اس ضمن میں حکومتیں ضامن نہیں ہوتیں۔ اس کا صدر مقام بھی واشنگٹن ڈی۔ سی ہے۔

آئی۔ ڈی۔ اے

بین الاقوامی انجمن ترقیات کو بھی جسے ۱۹۶۰ء میں قائم کیا گیا تھا عالمی بنک سے الحاق حاصل ہے یہ انجمن ایسی شرائط پر جو زیادہ عام قرضوں کی شرائط سے زیادہ لچکدار ہوں پسماندہ علاقوں میں اہم ترقیاتی منصوبوں کے لئے قرضے دیتی ہے اس کا صدر مقام بھی واشنگٹن ڈی سی ہے۔

فنڈ

بین الاقوامی مالی فنڈ روپیہ اور زر مبادلہ کی تبدیلی اور اس کے استحکام کے بین الاقوامی معاملوں میں تمام ممبر ملکوں کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کر سکیں۔ فنڈ کے مالیاتی وسائل سونے اور زر مبادلہ کی صورت میں تقریباً ۱۶ ارب ڈالر تک ہیں جو ایک سو سے زیادہ ملکوں نے مل کر جمع کئے ہیں اس کا صدر مقام بھی واشنگٹن ہے۔

آئی۔ سی۔ اے۔ او

بین الاقوامی ادارہ فضائیہ ایک ملک سے دوسرے ملک تک آسانی اور سلامتی کے ساتھ پرواز کراتا ہے وہ ایسے بین الاقوامی معیار منظور کرتا ہے جو اس بات کی ضمانت دیتے ہیں کہ جہاز خواہ کسی جگہ سے پرواز کرے اس کی حفاظت اور قاعدوں کی یکسانیت برقرار رہے گی۔ وہ اس بات کے لئے کوشاں رہتا ہے کہ بین الاقوامی ہوائی اڈوں پر کسٹم، نقل وطن، اور صحت عامہ کے قاعدوں کو یکساں اور آسان بنایا جائے اس کا صدر مقام مونٹریال ہے۔

(باقی)

حضرت مولوی محمد مراد صاحب مرحوم (بقیہ صفحہ ۵)

بیداری کی حالت میں کشفی طور پر دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل حضرت مولانا الحاج نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی ہے اور ان کی جگہ حضرت محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ) خلیفہ ثانی مقرر ہوئے ہیں جب میں گاؤں مذکور سے منڈی بھٹیاں واپس آ رہا تھا تو راستہ میں ایک غیر احمدی کو بخاری محبوب عالم صاحب جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام والے خواب میں بھی آ چکا ہے ملے تو کہنے لگے آپ کو پتہ ہے؟ —

خاکسار: ہاں

بخاری: کس بات کا

خاکسار: حضرت خلیفہ اوّل کی وفات ہو گئی ہے اور حضرت محمود ایدہ اللہ الودود خلیفہ ثانی مقرر ہوئے ہیں۔

بخاری: ہاں یہی خبر ہے آپ کو کسی نے بتایا ہے!

خاکسار: مجھے آج سحری کے وقت اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے اور سب نظارہ میں نے کشفی طور پر دیکھا ہے۔

مندرجہ بالا حالات حضرت نانا صاحب نے آج سے دس سال قبل لکھوائے تھے۔ اور لکھوانے کے بعد سنے بھی تھے۔ ایام جلسہ سالانہ ۱۹۶۸ء سے قبل آپ بوجہ سردی اور بڑھاپے اس قابل نہ تھے کہ جلسہ میں تشریف لائیں دوسرے موسم بھی خراب تھا۔ خیال یہی ہوا کہ میاں صاحب اب کی بار جلسہ سالانہ پر نہ جا سکیں۔ مگر جلسہ سے پہلے دن جمعرات کو جب موسم کھل گیا اور دھوپ نکل آئی تو میاں صاحب اچانک جلسہ سالانہ پر چلنے کو بے قرار ہو گئے اور کہنے لگے موسم صاف ہو گیا ہے لہٰذا میں جلسہ میں ضرور شرکت کروں گا اس لئے آپ جمعرات کو ہی جلسہ سالانہ میں پہنچ گئے جلسہ کے بعد آپ حسب معمول ایک ہفتہ کے لئے وہیں ٹھہر گئے مورخہ ۱۹ جنوری کو جمعہ کی نماز ادا کر کے واپس آنے کا ارادہ تھا کہ اسی وقت بخار کھانسی شروع ہو گئی اس دوران نمونیہ ہو گیا۔ ان کو حافظ آباد لایا گیا بیماری شدت اختیار کر گئی تھی مگر جب آپ کو ہوش آتا زبان پر اللہ تعالیٰ کا ورد جاری رہتا۔

آپ نے مورخہ ۲۳ فروری کو بروز ہفتہ بوقت پانچ بج کر چالیس منٹ پر پچاسی (۸۵) سال کی عمر میں جب نماز مغرب کی اذان ہو رہی تھی اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

خاکسار ڈاکٹر بشیر احمد۔
قائد خدام الاحمدیہ حافظ آباد

ہر قسم کی نیکیاں محض خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے کرو

نیکیاں بجالانے میں کوئی دنیوی منفعت اپنے سامنے نہ رکھو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کی آیت قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّ مَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ۝ (بقرہ ۲۶۴) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس نصیحت کے بعد کہ خواہ کوئی دین کے لئے چندہ دے یا اُن لوگوں کے لئے مالی قربانی کرے جو دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرتے اور ہجرت کر کے مرکز میں آجاتے ہیں۔ یا غرباء کی اعانت کے لئے مال خرچ کرے اسے یہ نہیں چاہیئے کہ وہ انہیں طعنہ دے کہ تم ہمارے چندوں پر پلتے ہو اور اس طرح ان کو اذیت پہنچانے کا موجب بنے یا یہ کہے کہ ہم نے تم سے فلاں وقت یہ سلوک کیا تھا اور ان پر احسان جتانے لگ جائے اب بتاتا ہے کہ اس سے تو یہ بہتر ہے کہ انسان اپنے مونہہ سے کوئی کلمۂ خیر ہی کہہ دیا کرے مثلاً کوئی سائل آیا تو اس سے کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی ضرورت کو پورا کرے اور آپ کے لئے اپنے فضل کے دروازے کھولے۔ اس طرح نرمی اور محبت کے ساتھ سائل کو ٹلا دے۔ اور اس کے ساتھ پوری غمخواری اور اظہار ہمدردی کرے اور مغفرت کا لفظ استعمال کر کے اس طرف توجہ دلائی کہ تم سے اگر کوئی شخص مدد مانگتا ہے یا اپنی کوئی حاجت تمہارے سامنے پیش کرتا ہے تو تمہارا فرض ہے کہ تم پردہ پوشی سے کام لو۔ یہ نہ ہو کہ جگہ جگہ اس کی مالی کمزوری اور احتیاج کا ذکر کرتے پھرو۔ اسی طرح اس آیت کے یہ بھی معنے ہیں کہ امر بالمعروف یا عبادتِ لسانی یا دُعا کر دینا اور لوگوں کے گناہ معاف کر دینا اس صدقہ سے زیادہ بہتر ہیں جس کے بعد ایذا رسانی کا سلسلہ شروع ہو جائے۔ یعنی ایسی نیکیاں بجالانا جو جسمانی یا عقلی ہیں تمہارے لئے زیادہ اچھا ہے بہ نسبت اس کے کہ تم اعمالِ خیر کی طرف قدم بڑھاؤ مگر نہ سکو۔

وَاللّٰہُ غَنِیٌّ حَلِیْمٌ میں اس طرف اشارہ کیا کہ اگر بدیہ دے کر تم مَنّ اور اَذًی کے بغیر نہیں رہ سکتے تو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ غنی ہے اسے تمہارے روپیہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ وہ تمہاری جگہ اور لوگوں کو کھڑا کر دے گا جو تم سے بہتر خدمتِ دین کرنے والے ہوں گے۔ اور حلیمٌ میں اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ گو وہ تمہاری خدمتوں سے بے نیاز ہے مگر اس کے حلم نے تقاضا کیا کہ وہ تم پر رحم کرے اور تمہیں ہلاکت سے بچائے چنانچہ اس نے ان احکام کے ذریعہ تمہارے لئے جنت کو تمہارے قریب کر دیا ہے۔ اب یہ تمہارا کام ہے کہ تم چاہو تو اس کی صفت غنا کے ماتحت آجاؤ۔ اور چاہو تو اس کی صفت حلیم سے فائدہ اٹھاؤ۔ اور ہر قسم کی نیکیاں محض خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے کرو۔ کوئی دنیوی منفعت اپنے سامنے نہ رکھو۔"

(تفسیر سورہ بقرہ صفحہ ۶۰۷، ۶۰۸)

درخواستِ دعا

مکرم عبداللطیف صاحب ٹوسٹ نولیس دارالنصر ربوہ مختلف عوارض سے بیمار ہیں آج کل طبیعت زیادہ ناساز ہے۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ہدایت احمد $\frac{۱۲}{۱۹}$ دارالرحمت وسطی ربوہ)

۲۔ میری چھوٹی بچی بعمر ۱۳ سال دل کے عارضہ سے علیل ہے اور مارٹیشس کے ایک ہسپتال میں داخل ہے۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے بچی کی صحت یابی کے لئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(اہلیہ حافظ جمال احمد صاحب مرحوم)

ربوہ میں عیدالاضحیٰ کی مبارک تقریب

بقیہ صفحہ اوّل

اور دنیا کو ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والی کامل و مکمل اور لازوال و بے مثال شریعت ملی، دراصل مردوں کے لئے عورتوں کے لئے، بچوں کے لئے الغرض سب کے لئے ایک نمونہ اور مثال کا درجہ رکھتی ہے۔ اس میں مسلمانوں کے لئے ایک بہت بڑا سبق مضمر ہے اور وہ یہ ہے کہ مسلمان مردوں مسلمان عورتوں اور مسلمان بچوں کو چاہیئے کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے خاندان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خدا اور اس کے دین کی راہ میں قربانیاں کریں اور کرتے چلے جائیں۔ لیکن یہ امر کبھی فراموش نہ ہونے دیں کہ قربانیوں کے قبول ہونے کا مدار تقویٰ پر ہے۔ کیونکہ عیدالاضحیٰ کے موقع پر کی جانے والی قربانیوں کے تعلق میں اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی قربانیوں کے قبول ہونے کو شرط بنیادی اصل کے طور پر تقویٰ کے ساتھ وابستہ ٹھہرایا ہے جیسا کہ فرمایا

لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا
وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ
یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ

(الحج ۳۸)

پس بے شک عید کا دن خوشی کا دن ہے لیکن سچی اور دائمی خوشی اور خوشحالی ہمیں تبھی نصیب ہو سکتی ہے کہ ہم تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر قائم ہوتے ہوئے خدا اور اس کے دین کی راہ میں قربانیاں کرتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں صحیح رنگ میں قربانیاں کرنے اور کرتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے ایسی قربانیاں جو دین کو سربلندی اور غلبہ عطا کرنے کا موجب ہوں تا عنداللہ ہمیں اس کے فضل سے سرخروئی حاصل ہو۔

خطبہ دینے کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کرانے کی درخواست کی چنانچہ حضور نے دعا کرائی جس میں سب احباب شامل ہوئے۔

اس دفعہ حضور کی علالت کے باعث احباب حضور کی اقتداء میں نماز ادا کرنے حضور کے روح پرور ارشادات سے فیضیاب ہونے اور حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کرنے سے محروم رہے اپنے اس احساس محرومی سے متاثر ہو کر احباب نے نماز کے دوران اور بعد ازاں اجتماعی دعا کے وقت دنیا میں غلبۂ اسلام اور ملک کی ترقی اور خوشحالی کے علاوہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے بھی خاص درد و الحاح سے دعائیں کیں۔

نماز عید ادا کرنے نیز خطبہ سننے اور اجتماعی دعا میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کرنے کے بعد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور احباب نے بکثرت بہشتی مقبرہ جا کر حضرت اماں جان نور اللہ مرقدہا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر بزرگوں کے مزاروں پر دعا کی اور پھر اپنے گھروں میں واپس آ کر قربانیاں کیں۔

جامعہ نصرت کی طالبات کی نمایاں کامیابی

الیف اے کے امتحان ۶۷ء میں سات طالبات وظیفہ کی مستحق قرار پائیں

قارئین الفضل قبل ازیں ۱۸ فروری کے الفضل میں یہ خوشکن اطلاع ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ جامعہ نصرت کی ایک طالبہ نے بی اے کے امتحان میں عربی میں یونیورسٹی بھر میں اوّل رہ کر علاقائی تمغہ حاصل کیا ہے۔ اب بورڈ کی طرف سے حوصلہ تازہ اطلاع کے مطابق الیف اے ۶۷ء کے امتحان میں مندرجہ ذیل سات طالبات کو وظیفہ کا حقدار قرار دیا گیا ہے۔ الحمدللہ۔ قارئین سے استدعا ہے کہ وہ جامعہ نصرت کی بیش از بیش کامیابی کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

۱۔ منصورہ (۲) بشریٰ سیفی (۳) عطیہ (۴) زاہدہ (۵) قیصرہ نسرین (۶) رضیہ سلطانہ (۷) ناصرہ لطیف

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴